رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

جلد ۴۴ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے۔ | ۲۲ مارچ ۱۹۱۲ء | نمبر ۱۲

سکولوں کی کتابیں

اردو

اُردو کی پہلی کتاب ۱ر

اُردو کی دوسری کتاب ۲ر

اُردو کی تیسری کتاب ۳ر

اُردو کی چوتھی کتاب ۴ر

رومن اُردو کی پہلی کتاب ۲ر

رومن اُردو کی دوسری کتاب ۳ر

رومن اُردو کا قاعدہ کنگ صاحب کا ۲ر

فارسی اُردو کا قاعدہ ۲پائی و ۱ر +

سی بی ہائی سکول لودیانہ

قایم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

شرح:۔ خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صہ، اگر دو طالبعلم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ ۳ یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا گرونول وکیرم وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر طیار ہوتا ہے قیمت رکشا لعہ سے ماعہ گرونول لعہ + مزید دریافت حال کے لئے مینیجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں +

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک .... عہ
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصولڈاک پیشگی ..... عہ
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصولڈاک مابعد .... ہے
غیر ممالک سے معہ محصولڈاک .... ہے

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی +

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ے	مر	سے
چوتھائی کالم	ۂ	سے	للعہ ۱۲
نصف کالم	سے	للعہ ۱۳	معہ ۲۵
پورا کالم	معہ ۱۳	معہ ۲۵	للعہ ۴۰
پورا صفحہ	للعہ	سہ	مام

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ:۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں +

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب آنریری سکرٹری سی۔ ایل۔ ایس بذریعہ وی۔ پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

نئی کتابیں فارسی اُردو

صحت } نہائیت مفید کتاب جو ہر ایک خاندان کے ساتھ رہنی چاہئے۔ قیمت ۴ر +

حلِ مشکلات } پروفیسر جیمیس صاحب۔ آر حصہ اوّل۔ ۶ر +

تحقیقِ بائیبل } مصنفہ مرقس داوز صاحب۔ ۴ر +

طالبانِ حق } کینن فیبر صاحب ڈی۔ڈی۔ ۹ر +

رہنمائے تعلیم۔ ۴ر +

ویدک شناستگی۔ رومن اُردو۔

سوال وجواب

فارسی اردو	قیمت	۲ پائی +
رومن اردو	قیمت	۲ پائی +
گورمکھی	قیمت	۲ پائی +
بچوں کی پرورش	قیمت	ار +
تواریخ بائیبل	قیمت	عـہ ر +
حیات مسیح	قیمت	۱۲/ +
مسیح کانمونہ	قیمت	۸ر +
سبد وغزلیں اُردو	قیمت	ار +
گورمکھی	قیمت	ار +

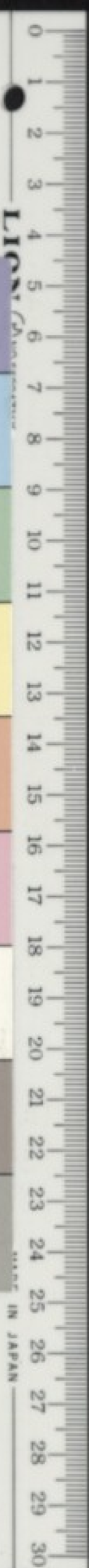
مس لوئیس مارسٹن صاحبہ کی تصنیفات

کوئی گھر ان سے خالی نہیں ہونا چاہئے کیونکہ ان کے مطالع سے ہر گھر کے لئے امداد مل سکتی ہے۔

۱۔ رامپال سنگھ رومن اُردو ۸ر +
۲۔ تلاش حق اُردو و رومن اُردو ۳ر ۶ر +
۳۔ دولت لازوال اُردو ۳ر ۸ر۔ رومن اُردو ۸ر +
۴۔ عزت بے مثال اُردو ۳ر ۵ر۔ رومن اُردو ۸ر +
۵۔ اصلاح اخلاق ۴ر +
۶۔ ہند کی افلاس کا انسداد ار +
۷۔ بچوں کی پرورش ار +
۸۔ شادی کی بابت خیالات ار +
۹۔ سچی اور جھوٹی خیرات ۳ پائی +
۱۰۔ صفائی کی ضرورت ۳ پائی +

دیگر کتب

۱۔ اسلام میں مسیح ار +
۲۔ ینابع القرآن ۳ر +
۳۔ بائیبل یا قرآن ۱۰ر +
۴۔ سیر ہند معہ تصویرات اُردو عـہ ر +
۵۔ وشنو کے دس اوتار ۲ر +
۶۔ آواگون یا آئندہ زندگی ۲ر +
۷۔ ردِ تناسخ ۴ر +



نور افشان

لودیانہ جمعہ - ۲۲ مارچ ۱۹۱۲ء

فہرست مضامین

گلدستۂ اخبار

آنریبل مسٹر سنہا سال گذشتہ کی مانند امسال بھی ۲۳ مارچ کلکتہ کلب میں اخبار نویسوں کو ایک ضیافت دینگے۔

روسیوں نے انزلی سے تمام توپیں ہٹالی ہیں اسلئے جدید تر کی سفیر اس بے ورود پیا ایرانی اس کو سلامی نہ دے سکے سفیر مذکور اس سے ناراض ہو کر رخصت کو چلا گیا ہے اور جدید مختار اُس نے باب عالی سے استصواب کیا ہے۔

برطانیہ عظمی جرمن اور روس اور جاپان نے مسٹر ناکس کے پیام کا پسندیدہ جواب دیا ہے۔ جس میں طاقتوں کو بغیر ذاتی فوائد کا خیال کئے ہوئے متفقہ طرز عمل اختیار کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ آسٹریا فرانس اور اٹلی نے ابھی کوئی جواب نہیں دیا۔

حضور وائسرائے نے دہلی میں شنبہ گذشتہ کو ان مقامات کو دیکھا جہاں نئی دہلی کی سرکاری عمارتیں بنینگی سوار ہو کر کشن گنج سٹیشن اور موضع بلت شاہدرہ۔ کانپور۔ شادی پور۔ شیر پور۔ وسکرہ۔ ٹوڈرپور۔ ترادہ وغیرہ کا گشت کیا۔

موضع کھنڈہ ضلع سیالکوٹ میں گوپی چند حکم چند وغیرہ ساہوکاران کا ڈاکو۔ ۳ ہزار کا مال لوٹ لیگئے

الہ آباد میں ایک شخص ۱۲۲ سال کی عمر کا موجود ہے۔

پریذیڈنٹ فرانس نے وِنسنس میں ۴۰ ہزار فوج کا ریویو کیا۔

امریکہ کے پریسیڈنٹ مسٹر ٹیفٹ نے شکاگو میں یہودیوں کے محلہ میں تقریر کرتے ہوئے بیان کیا کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں پردیسیوں کو اپنے ملک میں نہیں آنے دینا چاہئے کیونکہ پردیسی لوگ عموماً جمہوری گورنمنٹ کے قابل نہیں ہوتے۔ لیکن ہم نے آزمائش کی اور پایا ہے کہ پردیسی لوگ آزادی کے لائق ہیں

کاٹھیاوار اور ضلع پانچ محل میں قحط رلیف کیمپ جاری ہیں ۸۲،۴۴ لوگ پانچ محل میں اور ۴۴،۳۵ کاٹھیاوار میں مزدوری کر رہے ہیں اور ان کے علاوہ ضلع پانچ محل میں ۴۶،۳۱۷ لوگوں کو مفت میں سرکاری مدد مل رہی ہے۔

ترہوت کے ضلع سارن پٹنہ میں ان دنوں سخت طاعون ہو رہا ہے۔ گذرے ہفتے ۶،۴۲ لوگ پٹنہ شہر میں مرے ۹۷۵ ضلع پٹنہ اور ضلع سارن میں ۱۱۳۲ اپنے یو۔ پی میں بالیاہ اور اعظم گڈھ ضلع میں طاعون سب سے زیادہ ہے۔ اور شہر جھانسی اور جبلپور میں بھی اس کا بہت زور چل رہا ہے۔

لیفٹیننٹ - بی - کنٹ لنڈن کے قریب ایک مسافر کو لیکر ہوائی جہاز میں ڈہائی سو میل تک اڑے ایسا اب تک کوئی نہیں اُڑا تھا۔

کلکتہ کے کئی ایک بڑے سن کے کارخانوں میں حال میں آگ لگی اور خاصکر میسرز ہوڈ طیرالنڈ کمپنی اور ہوڑہ کی امپیریل جیوٹ پریس میں بہت نقصان ہوا۔

برٹش ایسٹ افریقہ میں غلامی ختم ہوتی جاتی ہے۔ چنانچہ امسال ۵۵۱۹ غلام بری کئے گئے اور ان کی عوض گورنمنٹ نے ۳½ لاکھ روپیہ غلاموں کے مالکوں کو دیا۔

لنڈن اور اسٹرڈم کے درمیان ٹیلفون کے ذریعے سے بول چال قائم ہو گئی ہے۔

مسٹر ہمفریس امریکہ سے روانہ ہو گئے ہیں اور ارادہ کرتے ہیں کہ پیدل کل دنیا کا سفر کرینگے۔ چار برس کی مہلت ہے اور سفر کے کرنے پر تیس ہزار روپیہ جیتینگے۔

پرنس آف ویلز کی نسبت سنا جاتا ہے کہ دس ہزار پلٹن کے افسر مقرر ہو کر جنوبی افریقہ جائینگے۔ لیکن اب بھی خبر ہے کہ یونیورسٹی میں شامل ہو کر بی۔ اے کیلئے پڑھینگے

روس کے ملک میں بہت سخت ٹھنڈ پڑ رہی ہے۔ چنانچہ اومسک سے خبر آئی ہے کہ ۱۶۸ لوگ برف کی زیادتی سے مر گئے ہیں۔

اخبار کی بہار

۱۴ مارچ کی صبح کو ایک شخص نے اٹلی کے بادشاہ پر کئی گولیاں چلائیں بادشاہ کو کوئی چوٹ نہ آئی۔ انارکسٹ کو گرفتار کر لیا گیا بادشاہ اپنی ملکہ سمیت اپنے کسی بزرگ بادشاہ ہمبرٹ کا جشن دن منانے کے لئے گرجا میں جا رہے تھے۔ اس کے ساتھ میجر لینگ کے زیر کمان فوج کا ایک دستہ تھا۔ دلیا نامی ایک نوجوان نے شاہی گاڑی پر تین گولیاں چلائیں میجر لینگ زخمی ہو گیا اور گھوڑے پر سے گر پڑا۔ اسکو اسیوقت گرفتار کر کے ادھ موا کر دیا گیا عام خیال یہ ہے کہ یہ قاتلانہ حملہ کسی سازش کا نتیجہ نہیں۔ بلکہ انارکسٹ کا فعل ہے۔ جو بھیڑ جا سڑک کے دونوں طرف کھڑی تھی اُس نے بادشاہ اور ملکہ کے صحیح سلامت بچ نکلنے پر نہایت خوشی سے تالیاں دیں۔ جب بادشاہ ایک گھنٹے موٹر کار میں میجر لینگ کے دیکھنے کے لئے شفاخانہ میں گئے تو دوبارہ جوش محبت کا اظہار ہوا۔ کنگ وکٹر امینویل پر اس قدر ہی بغیر کسی پر اس کے اظہار کے ہوئے۔ ہر جگہ وفاداری اور انارکسٹ کے فعل کے خلاف نفرت کا اظہار ہو رہا ہے۔ رعایا کی خوشی کا یہ عالم تھا کہ اُن کی تالیوں پر بادشاہ اور ملکہ کو بار بار اپنے محل کے جھروکے میں درشن دینے کے لئے آنا پڑتا تھا۔ تمام بادشاہوں اور ممالک غیر کی پارلیمنٹوں کی طرف سے مبارک کے تار آ رہے ہیں۔ سب سے پہلا تار سمراٹ جارج پنجم کا تھا۔

کیا کسی مسلمان کی دعا منظور ہوتے ہوتے رہ گئی (پیرکاش)

وفاتر سیکرٹریٹ اور دفتر افسران محکمے کے وہ حصص جو جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کے ہمراہ شملہ جایا کرتے ہیں۔ لاہور میں بروز جمعہ تاریخ ۱۰ مئی سنہ ۱۹۱۲ بعد دوپہر بند ہو نگے اور شملہ میں ۱۴ تاریخ ماہ مذکور کو بروز سہ شنبہ قبل دوپہر کھلینگے۔

درنہ کے معرکہ جنگ میں جو ۴ مارچ کو ہوا تھا اطالین فوج کے ۶۰ آدمی ہلاک اور ۱۷۲ زخمی ہوئے۔ مرغاصی میں ۳ ہزار ترکوں نے ۶ سنہ گزشتہ کی رات کو اطالین کی ایک پوزیشنوں پر متواتر کئی حملے کئے۔ لیکن جلد فیر کرنے والی توپوں کے فیروں سے وہ پسپا ہونے پر مجبور ہوئے اور تخمینہ کیا گیا کہ ان حملوں میں ۴۰۰ ترک مارے گئے۔ اطالین فوج کا ایک آدمی ہلاک اور ۵ زخمی ہوئے۔

مہم ابور واپس آنے لگی ہے۔ نقشے بنالئے گئے ہیں۔ صرف دریائے ڈیہونگ کا آبشار دیکھنا باقی رہ گیا۔ مگر وہاں تک جانے میں ۳۰ میل کا فاصلہ ایک ایران علاقہ سے طے کرنا پڑا۔ راستے میں کوئی آبادی نہیں۔ اس لئے رسد کا انتظام دقت طلب ہوتا۔ دوم گورکھا رائفلز کی چار کمپنیاں بھی جلد آنے والی ہیں۔ ۱۱ مارچ کو پلٹن مذکور جہاز میں سوار ہو کر عازم کلکتہ ہوگی اور کلکتہ سے ڈیرہ دون آجائے گی۔

۳۲ پائونیرز اور سفر مینا پاس گھاٹ اور روتنگ میں ملٹری پولیس کیلئے پوسٹوں کی تعمیر کا کام ختم کر رہی ہے سروے پارٹیوں کا کام ختم ہو چکا ہے مہم کی واپسی کے لئے جہاز کرایہ پر لئے جا رہے ہیں تاکہ ہم کو بوے کلکتہ میں واپس آئے

بسن جہاز کے چیف انجنیر مسٹر سٹیونس کراچی میں اپنے جہاز پر سے اُتر کر ایک کارخانے کا معائنہ کر رہے تھے جب اُس کارخانے کا انجن پھٹ گیا اور مسٹر سٹیونس کو ایکدم مار ڈالا۔ اُن کے ساتھ دو ایک اور لوگوں کو بھی چوٹیں آئیں۔ لیکن اُنکی جانیں بچ گئیں۔

یہ بات عملی طور پر طے ہو گئی ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا کے محکمجات کا حصہ اعظم جنوری تک شملہ میں رہیگا۔ جبتک کہ دہلی میں اُن کے لئے عارضی اقامت کا انتظام نہ ہو جائے۔

پائونیر لکھتا ہے کہ سرحد مشمولہ صورت معاملات پچھلے چند روز کے اندر قدرے تخویف آمیز ہو گئی ہے۔

افواہ ہے کہ گورنمنٹ بمبئی بندرگاہ کراچی کو جہاز آمد و رفت کے کھولنے پر غور کر رہی ہے۔

شہنشاہ معظم کی سالگرہ ۳ جون کو تمام ہندوستان میں منائی جائے گی اور اس روز عام تعطیل ہوگی۔

بمبئی سنٹرل فیمن ریلیف کمیٹی کے سکرٹری نے اخبارات کو اطلاع دی ہے کہ اب تک امداد قحط زدگان کے لئے ۸۳ ہزار روپیہ دیا جا چکا ہے۔

چین کے بڑے بڑے لوگ مشنری سوسائیٹیوں سے تعلق رکھتے ہیں اور ان سے مدد پاتی ہے۔ ڈاکٹر سون یت سین جس نے کل سامان اور روپیہ لڑائی کے لئے مہیا کیا تھا۔ ایک چینی پریچر کے بیٹے ہیں اور لنڈن مشنری سوسائٹی کے سکول میں تعلیم پائے ہوئے ہیں۔ ہانکاک کے بڑے لوہے کے کارخانے کے سر سٹر ونگ چونگ ایک پاسٹر کے بیٹے ہیں اور اُن کے کارخانے کے برابر اب کوئی مشرقی ایشیا میں نہیں ہیں۔

چھ یا سات ہزار لوگ طالوی جو ترکستان اور بغداد وغیرہ میں رہتے ہیں اب جسکا نکالے جاتے ہیں۔

جزیرے کریٹ میں آجکل بلوہ ہو رہا ہے اور مسلمان اور عیسائی آپس میں ایک دوسرے کو مار رہے ہیں۔ یورپ کے بادشاہوں نے جنگی جہاز بھیجے ہیں تاکہ زیادہ خرابی نہ پہونچے۔

سرکار فرنچ نے ۵ لاکھ روپے ہوائی جہازوں کے امسال بنانے میں خرچ کرنے کی منظوری کی ہے۔

فروری کے شروع میں جو سخت سردی انگلستان بلکہ کل یورپ میں ہوئی اس کا سبب برف کی کثرت کا تھا۔ کہتے ہیں ۱۷ سال کے بعد ایسی برف پڑی کہ ایک مدت بعد لاک لومینڈ جو اسکاٹلینڈ میں ہے۔ منجمد ہو گیا۔

ایڈیٹوریل نوٹس

چشمۂ زندگی

نمبر ۲

اسباب کا کافی بیان ہو چکا ہے کہ زندگی دنیا میں کیونکر ظاہر ہوئی جو دنیا کی رونق اور زیبائش کا سبب ہے پر اسباب کا جاننا بھی کم ضروری نہیں ہے کہ زندگی دو قسم کی ہے۔ (۱) جسمانی (۲) روحانی۔ جو کچھ اب تک ذکر کیا گیا وہ جسمانی زندگی کے متعلق تھا۔ پر ہم چاہتے ہیں کہ ناظرین روحانی زندگی کے علم سے بے بہرہ نہ رہیں۔ کیونکہ اس عالم کے گزر جانے کے بعد دوسری زندگی جس کو روحانی زندگی کے نام سے موسوم کرتے ہیں شروع ہوگی۔ جس کا آغاز بھی ہوگا یا یوں کہو کہ وہ روحانی زندگی اس دنیا میں شروع ہونی ضرور ہے۔ اس کی برکتیں یہاں حاصل ہونی چاہئیں۔ تاکہ اُس عالم میں اُس کا پورا نشو و نما ہو کیونکہ اس دنیا میں سے کوچ کرنے کے بعد جو حالت ہوگی وہ اُس کے نتیجے کے مطابق ہوگی۔ اگر وہ روحانی زندگی اس دنیا میں حاصل ہو گئی تو وہ دوسری دنیا میں بھی جاویگی۔ پر اگر انسان اُس سے یہاں محروم رہا تو اُس دنیا میں اُس سے مستفید نہیں ہو سکتا بلکہ وہاں اُس سے بالکل محروم رہیگا اور اُس کے عوض روحانی موت کا مستوجب ہوگا۔ جو گناہ گار ہونے کا ضروری اور لازمی نتیجہ ہوگی۔ اس لئے انسان پر فرض اولے اور اُس کی زندگی کا مقصد اعلیٰ ہے کہ وہ روحانی زندگی کو حاصل کرے۔ اور یہ اس کے اس دنیا سے کوچ کرنے کے بعد عاقبت کا توشہ اور زاد راہ ہوگی۔ اس لئے از حد ضروری اور لازمی ہے کہ انسان جسمانی زندگی سے بڑھکر روحانی زندگی کی طرف اپنی توجہ کو لگادے اور روحانی زندگی کو حاصل کرنے کے لئے سب باتوں سے بڑھکر کوشش کرے۔

آخر کار قطب جنوبی کے دریافت کرنے والی مہم نے اُسکو دریافت کر لیا۔ ہمعصر سول اینڈ ملٹری گزٹ مطبوعہ ۱۲ مارچ ۱۹۱۲ء میں "جنوبی قطب تک پہونچنا" کے عنوان سے یہ عجیب خبر شائع ہوگئی ہے۔ جو اخبار ڈیلی کرانیکل میں پہلے شائع ہو چکی ہے کہ ۸ ستمبر ۱۹۱۱ء میں ایک پارٹی نے جس میں ۸ اشخاص شامل تھے۔ اس بڑے کام کو شروع کیا۔ اور بعد مشکل کتوں کے بیمار ہونے کی وجہ سے وہ پارٹی واپس آگئی۔ اس کے بعد ۲۰ اکتوبر کو امینڈسن اور اُس کے چار ہمراہی پھر روانہ ہوئے اُن کو بھی بڑی دقتیں پیش آئیں۔ لیکن وہ آگے چلتے گئے اور دھند و غبار کے درمیان تکلیف اُٹھاتے ہوئے سفر کرتے رہے اور آخر کار ۱۴ دسمبر کو قطب جنوبی میں پہونچ گئے۔ اس جگہ میں ایک بڑا وسیع میدان ہے۔

امینڈسن کے ہمراہ ۵۲ کتے تھے پہلے وہ ماہ نومبر میں ۱۰۰۰۰ کی بلندی پر چڑھ گیا اور اُس کے بعد وہ تین دن تک اوپر کو چڑھتا رہا اور ایک جگہ ڈیولس گلاسیر تک پہونچا اور ۱۴ دسمبر کو اور پرنسل مقصود تک جا پہونچا۔ اس فتحیابی پر کرسچنیا میں امینڈسن کی عزت کے لئے جھنڈے کھڑے کئے گئے۔ اس بڑی مہم میں ایک نیا ملک دریافت ہوا ہے۔ ملک معظم جارج پنجم نے شاہ ہالینڈ کو اُس کے لئے مبارکباد کی بھیجی ہے کہ امینڈسن اس کام میں کامیاب ہوا ہے۔ اس سے دنیا کی ملی معلومات میں ایک اضافہ ہو گیا ہے۔

ایڈیٹر صاحب بدر قادیان نے اخبار بدر مطبوعہ مارچ ۱۹۱۲ء میں ہمارے ریویو رسالہ "رد افترا" پر ایک نوٹ لکھا ہے۔ جس میں انہوں نے ایک افترا اس نوٹ میں گھڑ مارا ہے۔ خداوند یسوع مسیح کی شاگرد عورت کو اُس کی رفیقہ لکھا ہے۔ اس احمدی فرقہ کو حد درجہ کی بے شرمی اور بے غیرتی نے گھیرا ہے کہ وہ ناحق کی جھوٹی اور بناوٹی باتوں سے دین عیسوی پر ناحق کے بہتان دھر کر انسانی تہذیب اور اخلاق سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں اور ہمارے خداوند یسوع مسیح کے حق میں گندی سے گندی تہمتوں سے اپنے گندے لٹریچر کا ہر ماہ اضافہ کرتے جاتے ہیں جتنی تحریرات احمدی مشن کے لیڈروں کی طرف سے نکلتی ہیں۔ ان میں سوائے نئے نئے افترا کے اور کچھ بھی نہیں ہوتا۔ اگر مسیحیوں کی طرح اُن کی مانند ہوتی تو وہ بہت دفعہ اب تک اپنی آواز کو عادل گورنمنٹ تک پہونچاتے اور اپنے مذہب کی توہین کے مقدمات دائر عدالت کرکے ان افترا پردازوں کو عمدہ عمدہ سبق دلواتے اور اُن کی ایسی حرکتیں یکدم رک جاتیں اور اُن کے دعوے دھرے رہ جاتے۔ لیکن صبر اور برداشت نے اُن کی دریدہ دہنی اور بدحوصلہ کو یہاں تک وسیع کر دیا ہے کہ وہ آئے دن نئی سے نئی خرافات دین عیسوی کی نسبت ایجاد کرکے عوام الناس کو بہکاتے اور بدعتوں کا میدان فراخ بناتے ہیں۔ اگرچہ ایسا کرنے سے وہ دین عیسوی کا کچھ بگاڑ نہیں سکتے۔ مگر یہ امر ان کی دلی خباثت کو روز روشن کی طرح ظاہر کر رہا ہے۔

اگر الزامی جواب ہم کو پسند ہوتا تو ہم اس کا الزامی جواب اس طور سے دیتے کہ وہ از حد شرمندہ ہوتے۔ چونکہ ہم اُن کی سی روح نہیں رکھتے۔ ہم ایسا نہیں کرتے۔ افسوس کہ ایسی باتیں تحریر کرکے وہ اپنے منہ سے اپنے آپ کو "صادق" کا خطاب دیتے ہیں۔ کیا خوب ہے

میتھوڈسٹ مشن کی جنرل کانفرنس کے ولایت میں منعقد ہونے والے جلسے میں جو ماہ مئی میں فراہم ہوگا ذیل کے معزز دیسی عیسائی بطور ڈیلیگیٹ کے مقرر ہو کر روانہ ہوگئے ہیں۔

پادری جے۔ آر۔ چتامبر ساکن لکھنؤ

مسٹر این کے مکرجی - ساکن لکھنؤ۔
مسٹر اے - ایم - شاہ ساکن کانپور
مسٹر ایل - بی - لائل ؎

انگریزی اخبار ہیرلڈ اور پریسبیٹرین جو ۱۰ جنوری ۱۹۱۲ء کو نکلا تھا ایک بہت عمدہ مضمون شائع ہوا تھا - جس کا عنوان انگریزی میں Salvation by Character تھا یعنے نجات کا کیرکٹر سے حاصل ہونا - لایق و فایق ایڈیٹر صاحب نے اس کی نسبت لکھتے ہوئے ذیل کی عبارت تحریر کی ہے - جو اس مضمون کا تمہیدی بیان ہے - کہ جب کوئی یسوع مسیح پر ایمان لاتا ہے کہ وہ اس کا نجات دہندہ ہے اور وہ اس کو گناہ اور اس کے زور سے خلاصی بخشتا ہے اور روح القدس کے انعام سے اس کو از سر نو زندگی بخشتا ہے تو وہ نئے سرے سے ایک نیا مخلوق بنجاتا ہے اور روحانی رشتے سے وہ خدا کے خاندان میں شمار ہوتا ہے اور خدا کی پاک روح اس کے اندر کام کرتی ہے - جس کے وسیلے سے وہ ہر ایک کام و کلام میں خدا کی مرضی ظاہر کرنے والا بن جاتا ہے - اور روز بروز وہ خدا کے لایق فرزندوں کی چال چلنے والا بنتا جاتا ہے - وہ روز مرہ خدا کے فضل اور یسوع مسیح کی پہچان میں ترقی کرتا جاتا ہے اور رفتہ رفتہ وہ پاکیزگی حاصل کرتا جاتا ہے - جس کے بغیر کوئی خدا کو دیکھ نہیں سکتا - اور اس کی تمام روشیں اور اقوال و افعال ایسے بنتے جاتے ہیں کہ جن سے صاف معلوم ہوتا جاتا ہے کہ وہ خدا کا فرزند ہے اور وہ دنیا کی گناہ آلودہ زندگی کو ترک کرتا جاتا ہے - اور کاملیت اور روحانی لیاقت میں بڑھتا جاتا ہے - اور آسمان پر وہ کاملیت تک پہنچ جاویگا - لیکن وہ اب بچگیا ہے - اور آسمان پر بالکل کامل ہو جاوے گا - لیکن یہ جو کچھ ہوا ہے وہ محض خدا کے فضل سے ہوا ہے - اور ہوگا - پر یہ اس کی اپنی کیرکٹر یا نیکی کے وسیلے سے نہیں ہوا ہے - وہ خدا کے فضل سے اس طرح سے عمدہ کیرکٹر حاصل کر کے فرزندوں کی طرح سے چال چلنے والا ہو گیا ہے پر وہ کیرکٹر اس کی نجات کا وسیلہ نہیں ہے - وہ اس فضل کی برکت کا نتیجہ ہے جس نے اس کو اب اس طرح کا بنا دیا ہے - جس کے سبب سے اس میں یہ تبدیلی پیدا ہو گئی ہے ؎ -

عنوان متذکرہ بالا سے غلط فہمی ہو سکتی ہے - لیکن اس کا جو کچھ بیان ہمعصر نے کر دیا ہے - اگرچہ نجات محض ایمان سے ہے - تاہم جب تک یہ از سر نو زندگی حاصل ہو کر انسان نیا مخلوق ہو کر مناسب چال چلن سے دنیا کے سامنے مثل چراغ - نور - اور فرزند خدا وغیرہ وغیرہ کے طور پر ظاہر نہ ہو تب تک اس کے مومن ہونے میں شک رہتا ہے - اگرچہ اس کی طرف سے کچھ نہیں سب کچھ فضل سے ہے - پر ایسا ہونا ضروری ہے کیونکہ اس کے بغیر برگزیدگی ثابت نہیں ہو سکتی -

---

انجیل مقدس درحقیقت محبت کا پیغام ہے کس کی محبت؟ خدا کی بے حد محبت کس کی طرف؟ گنہگار - بے کس اور مجرم انسان کی طرف - تو کیا ایسے محبت کے پیغام کو مژدہ نجات بخش کا نام دینا غیر موزوں ہے؟ نہیں بلکہ بجا ہے ہماری دانست میں درحقیقت انجیل مقدس تمام دنیا کے لئے سلامتی اور نجات کا بیش بہا مژدہ ہے پر اب یہ امر باقی رہتا ہے کہ گنہگار لوگ اس سے واقف ہو جاویں اور اپنا توبہ کا قدم بڑھا کر خدا کے فضل و کرم کو لینے کے لئے اپنے ایمان کے ہاتھ کو لنبا کریں ورنہ ضرور وہ مجرم کی صورت میں خدا کے قہر سے بچ نہ سکینگے خوشی کا مقام ہے کہ خدا کے الہی انتظام سے انجیل مقدس کی اشاعت تمام دنیا میں ہو رہی ہے - اور تمام قوموں کے آگے اس کی منادی کی جا رہی ہے اور ان میں سے اس کے برگزیدہ لوگ جوق جوق اس کی پاک کلیسیا میں جمع ہو رہے ہیں اور خدا کی روحانی بادشاہت اس دنیا میں قایم ہوتی جاتی ہے اور شیطان کے قلعے مسمار ہوتے نظر آتے ہیں اور وقت آنیوالا ہے کہ اسکی بادشاہت کا عروج مثل آفتاب عالمتاب کے تمام دنیا میں ظاہر ہوگا

ریویو

تحفہ بنارس :- اس نام کا ایک رسالہ ہمارے پاس ریویو کے لئے قادیان سے بھیجا گیا ہے - بھیجنے والے کا نام ہم کو بتایا نہیں گیا - یہ رسالہ بت پرستی کے برخلاف بطور ایک لیکچر کے لکھے جانے کا فخر کرتا ہے - مگر جب ہم نے اس کا مطالع تو اس کے صفحے ۱۰ وا ۱۱ کی عبارت سے جس میں مصنف صاحب نے آریوں اور سناتن دھرمیوں کا مقابلہ کیا ہے صاف پتہ لگ گیا کہ اس رسالے کا اصل مطلب کیا تھا - بت پرستی کو رد کرنا نہیں تھا بلکہ سناتن دھرمیوں کو یہ دکھلانا تھا کہ جس آخری اوتار کے وہ منتظر تھے جو زمین کو گناہ سے پاک کریگا اسی اوتار کی آمد کی خوشخبری دینے کے واسطے لیکچرار صاحب کاشی میں جا کر مبشر بنے تھے - جس کی ان کو امید بھی تھی کہ (وہ سعادت مند لوگ) مراد کاشی کے بت پرستوں سے ہے - اسی آسمانی سلسلہ اوتاروں کے زمرے میں مرزا صاحب قادیان کو بھی شمار کرینگے -

اس رسالے میں محمد صاحب کی بڑے بڑے ناموں سے عظمت دکھلائی ہے مثلاً "انکو نبیوں کے سردار" اور "نقش نور خدا" اور مرزا صاحب کو "حضرت مسیح موعود" "آقا" اور مولوی نورالدین صاحب کو "مکرم سردار" کے خطابات دیئے ہیں - اور عیسائیوں پر کئی وار کئے ہیں - دیکھو صفحہ ۳-۴۲ و ۴۳ - ۴۹ وغیرہ وغیرہ ہم کو افسوس ہے کہ کیسی فضول تحریرات احمدی مشن سے نکل رہی ہیں جنکا شمار بہت بڑھتا جاتا ہے

رسالہ علاج بے دوا و بے جراح :- اس نام کا رسالہ ہمارے پاس جناب ماسٹر صاحب محمد میرزا نے بغرض ریویو کے بھیجا ہے اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ ہر ایک بیماری کا علاج بغیر دوا کے ہو سکتا ہے - درحقیقت یہ رسالہ اور دیگر اس قسم کے کئی ایک رسالے مرزا صاحب نے انگریزی سے مصنفہ ڈاکٹر ڈوویس گنہے صاحب کے ترجمے کئے ہیں عجیب قسم کے رسالے ہیں جو کبھی پہلے ہماری نظر سے نہیں

اقتباس

قرض سے بچو

بھوک ۔ بیدردی ۔ تنگاپن ۔ سخت محنت ۔ لعنت ملامت بدگمانی ۔ بے عزتی ۔ ناداری اور غلامی وغیرہ وغیرہ سخت ناگوار باتیں ہیں ۔ مگر قرضدار ہونا ان سب سے بدتر ہے ۔ اگر خدا کی مرضی ہوئی کہ میں عمر کی درازی کو دیکھوں تو میں اپنی اولاد کو یہی وصیت کر کے مرونگا کہ خواہ کچھ ہی ہو ہرگز قرضدار مت بنو ۔ کیونکہ قرض ایک بڑی لعنت ہے اور قرضدار قرضخواہ کا غلام ہے جسکے دل کو ہرگز چین و خوشی نہیں ہو سکتی ۔ اگر تمہارے پاس صرف چند پائیاں ہیں تو اُن ہی کی کفایت سے گزارہ کرو اور کسی سے ایک روپیہ قرض لیکر اپنا آرام نہ ڈھونڈو کیونکہ یہ تم پر ایک بوجھ لادیگا اور تم قرضدار ہو کر دوسرے کے غلام بنوگے ۔ گریلی ۔

قرض کی بُرائی

قرض کی پیٹھ پر جھوٹ سوار ہے ۔ قرض پہلی بُرائی ہے ۔ جسکے بعد فوراً جھوٹ آتا ہے ۔ قرض دینے والے لوگوں کی یادداشت بہت تیز ہوتی ہے ۔ اُن کا گروہ بڑا چالاک اور حکمتی ہوتا ہے ۔ جو وقتوں کو خوب نگاہ رکھتا ہے ۔ اور وعدہ خلافی سے فائدہ اُٹھانا بہت چاہتا ہے اور موقعہ ڈھونڈتا رہتا ہے ۔ وہ جو تھوڑی دیر کا قرض لیتے ہیں وہ جلد دینے کی فکر کرتے ہیں ۔ پر قرضدار فکر سے خالی نہیں ہو سکتا ۔ اسلئے قرض بُری بلا ہے ۔

فرینکلن ۔

مفید کہانی

ایک چھوٹی قیمتی سبزی

نمبر ۱۳

دو ملازمہ لڑکیاں جن کے نام بجٹ اور ویلرگ تھے ۔ ایک چھوٹے گاؤں سے ایک قصبے کی طرف جا رہی تھیں ۔ اور اُن کے سروں پر بھاری ٹوکریاں پھلوں سے اور سبزی سے لدی ہوئی تھیں ۔ بجٹ اپنے بوجھ سے بڑی تکلیف میں تھی اور ہانپتی تھی ۔ لیکن ویلرگ کچھ پرواہ نہ کرتی تھی ۔ بلکہ ہنستی اور کھیلتی تھی ۔ بجٹ ویلرگ سے کہنے لگی کہ تُمہاری ٹوکری مجھ سے کچھ ہلکی نہیں اور اس پر تم ہنستی ہو ۔ تم مجھ سے کچھ زور آور بھی نہیں ہو ۔ یہ کیا بات ہے ؟ ویلرگ بولی کہ میرے بوجھ کے اوپر ایک چھوٹی قیمتی سبزی رکھی ہوئی ہے ۔ جس کی وجہ سے مجھ کو میرا بوجھ بھاری معلوم نہیں ہوتا ۔ بجٹ بولی کہ وہ سبزی قیمتی ہوگی ۔ میرا بوجھ بھی ایسی سبزی کے ساتھ ہلکا کر دو ۔ اور کہا کہ مہربانی کر کے مجھے بھی وہ بتا دو کہ وہ کونسی سبزی ہے ۔ ویلرگ نے فوراً کہا کہ وہ قیمتی سبزی صبر ہے ۔ اور کہا کہ اس کے سبب سے مجھکو بوجھ ہلکا معلوم ہوتا ہے ۔ اے بجٹ اس کو یاد رکھو ۔ سچ ہے صبر بڑی چیز ہے ۔

ضرورت

۱ ۲

کوٹ گڈھ چرچ مشن اینگلو ورنیکولر پرائمری سکول کیلئے ایک تجربہ کار اور ٹرینڈ جونیر ورنیکولر سند یافتہ اُستاد کی جو کینڈر گارٹن وغیرہ سے بخوبی واقفیت رکھتا ہو کم اپریل سال رواں سے ضرورت ہے ۔ تنخواہ اٹھارہ روپیہ ماہوار اور رہائش کیلئے مکان مفت ۔ مسیحی کو ترجیح دیجائیگی ۔ درخواست کنندہ اپنی درخواست معہ نقل سندات پاس ٹکٹ والے جو کس ہیڈ ماسٹر مشن سکول بنام ۴ کے ارسال کرے ۔ المشتھر ۔ پی ۔ ڈیوڈ ہیڈ ماسٹر مشن سکول کوٹ گڈھ ضلع شملہ ۔

مراسلات

تعلیم الواعظین

گزشتہ سے پیوستہ

طیطس ۱: ۵ اور ۹ سے خدا کے کلام اور روح کی طہارت درکار ہے ۔ عبرانی ۹: ۱۴ ۔ بلکہ اس دلیل کی بنیاد پاک نوشتے خود ہونگے کہ وہ شروع سے لیکے کلیسیا کی گواہی سے بلکہ اپنی قدرت و تاثیر کی دلیل کے سبب سے خدا کا کلام اور مسیحی عقیدوں کا پیمانہ ٹھہرے ہیں ۔ یعنے کلام اللہ ۔ تو بھی میرا مطلب یہ نہیں کہ واعظ صرف اتنا کہے کہ فلاں باب اور فلاں آیت میں لکھا ہے اور بس ۔ بلکہ کتاب کے دعووں کو ایسا دکھاوے کہ وہ روشن دار عقل اور مسیحی بلکہ عام انسانی تجربہ و تمیز کی گواہی کی طرف سے گواہی پاتے ہیں ۔ اور پاک نوشتوں کی بنیاد پر کھڑا ہو کے واعظ لوگوں کو یہ دکھا دیگا کہ تجربہ و عقل و تمیز وغیرہ کے پتھر صرف اس بنیاد پر ایک اچھی و خوبصورت عمارت بنتے ہیں ۔ اور وہ جو ہوشیار واعظ ہے ہمیشہ اپنی جماعت پر غور بھی کیا کرے گا کہ ان کے خواص اور خاص سلوک کیا کیا ہیں ۔ "تاکہ میں ان کو دفع کروں" ۔

سند کی آیت کی تصدیق ۔ اگر بیان و دلیل کے وسیلے سے روحانی خوراک جماعت کے لئے تیار کی گئی ہے ۔ تو تصدیق کے وسیلے اُن کو کھلایا جاتا ہے ۔ مگر یہ ہمیشہ آسان نہیں ہے ۔ اس لئے کوئی واعظ یہ نہ سمجھے کہ میں نے جب بیان و دلیل کو اچھی طرح سے سوچا اور پیش کیا تو ان باتوں کو لوگوں کے حال پر صادق کرنا مشکل نہیں ہے ۔ اور اس بات کو وعظ کے وقت تک نہ چھوڑے ۔ کیونکہ واعظوں میں سب گنتیوں سے کمی یہ دیکھی جاتی ہے ۔

کہ وہ بیان ودلیل کو دیگر تصدیق کے لئے ہمیشہ وہی محاورے پیش کرتے ہیں جن سے بہت تاثیر نہیں ہوتی۔ اور خاص اسباب کے لئے واعظ کو روح القدس کی مدد مانگنی چاہئے اس تصدیق کی بابت دو باتیں قابلِ غور ہیں۔

ایک نجات دہندہ و اُس کے وسائل کی بابت۔

جو کچھ خداوند کے خادم پرانے و نئے عہدنامہ کے اُن زمانوں میں تھے جب وہ بولتے اور کام کرتے تھے وہی اب بھی ہیں یعنے خداوند مسیح ہزار طریقوں سے لوگوں کو سکھاتا اور اُن کی مدد کرتا تھا اُتنے ہی طریقے آجکل بھی اُس کے ہیں۔ کیونکہ وہ آج اور کل ہمیشہ تک یکساں ہے اور واعظ کو جو بڑے سردار چوپان کا چھوٹا چوپان ہے۔ خداوند مسیح کا طریقہ سیکھنا چاہئے اور ہر ایک بات کا روحانی مرکز پہچان کے اس کا روحانی مطلب نکالنا چاہئے۔ اور اس کے لئے چاہئے کہ جو حرف مجازی اور عام باتیں ہیں ان کو ضروری باتوں کی نسبت کم پیش کرے۔ تو ان سب باتوں میں ہمیشہ یہ قاعدہ ہے کہ یہ باتیں واقع ہو دیں۔ ہماری نجات اور ہمارے نمونہ کے واسطے اور واعظ کو یہ دیکھنا چاہئے کہ ان دونوں باتوں کو جُدا جُدا کرنا غیر واجب ہے کیونکہ نمونہ سے تب ہی ہمیں فایدہ پہونچتا ہے۔ جب نجات ہم کو ملی ہے۔ اگر پھر بھی جب وہ اس دین کی حقیقی بنیاد کو پیش کرتا ہے کہ مسیح ہمارا عیوضی ہے تو اس کے ساتھ اس دوسری اصل کو بھی پیش کرے کہ خداوند مسیح جو ہم میں رہتا ہے وہ ہماری زندگی ہے۔

دوسری بات کہ نجات لینیوالوں کی غور کے لائق ہے۔ نجات کے لینے والے آدم زاد ہی ہیں۔ اور اُن کی بابت ہم کو یہ نظر آتا ہے کہ وہ جیسے آجکل ہیں۔ ویسے قدیم زمانوں میں بھی تھے۔ یعنے سب کے سب نجات کے محتاج تھے اور ہیں۔ مگر ان کا اکثر حصہ اُن کا اپنا دشمن و بدخواہ تھا اور وہ اپنے دل کو بے ایمانی میں سخت کرنے والے تھے اور ہیں۔ باقی وار دست

ملاقات کا دن

مہربان جناب اڈیٹر صاحب نور افشاں۔ سلام۔ شوق کے بعد ملتمس ہوں کہ خادم نے ایک بات دیکھی ہے جو کہ اس کو نامنا مناسب معلوم ہوتی ہے کہ آجکل عیسایوں میں سے اکثر اتوار کے روز ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں اور بوجہ اُس کے خود گرجہ میں نہیں آتے ہیں اور اوروں کو بھی آنے سے روکتے ہیں ہمارا یہ فرض ہے کہ اتوار کے روز خاصکر مذہبی کاموں میں مشغول رہیں نہ کہ اس کو اور دنوں کی طرح اپنی خوشی کے موافق دنیاوی کاموں میں گزار دیں۔ جب ہم اتوار کے روز ملاقات کرتے ہیں تو ہماری گفتگو بالکل دنیاوی باتوں سے متعلق ہوتی ہے اور ہم مذہبی کاموں کو بالائے طاق رکھ دیتے ہیں پھر خادم نے دیکھا کہ آجکل ہندوستان میں ایک نقص اور بھی پیدا ہوگیا ہے۔ جو انگلستان میں بہت عام ہے کہ لوگ گرجہ میں صرف ایک مرتبہ جانے پر کفایت کرتے ہیں۔ ایسا نہ ہونا چاہئے۔ اس لئے کہ خدا کی عبادت ہم پر فرض ہے اور اتوار کے روز عبادت کرنا کسی دنیوی کام سے بدرجہا افضل ہے۔ جبکہ بیماروں کی تیمارداری یا بازاروں میں منادی کرنا یا غریبوں کو کھانا کھلانا یا اور کوئی اچھا کام ہم کو گرجہ میں جانے سے روکتا ہے۔ تو خیر لیکن اگر ہم محض ملاقات کرنے کے لئے خدائے تعالیٰ کی عبادت بھول جاتے ہیں۔ تو ہم بہت بڑا قصور کرتے ہیں۔ پھر چاہئے کہ ہم ملاقاتیوں کی آمد سے گرجہ جانے سے نہ رکیں کبھی کبھی کوئی کہتا ہے کہ آج میں عبادتخانہ میں نہ جا سکا اس وجہ سے کہ میرا ایک دوست آیا اور جو میں گرجہ چلا جاتا تو وہ ناخوش ہوتا۔ کیا یہ بھی عیسائیت ہے کہ ہم انسان کی دوستی کا لحاظ کر کے خداوند تعالیٰ کا پاس چھوڑ دیں۔ کون دوستی اچھی ہے۔ انسان کی یا خدا کی؟ اگر میرا کوئی ایسا دوست ہو جو میرے گرجہ میں جانے سے ناراض ہو جائے تو

مجھ کو اس شخص کی دوستی چھوڑ دینا چاہئے۔ جو ہم ایسے ایسے اسباب سے اپنے دینی فرائض کو بالائے طاق رکھیں گے تو یقیناً ہم قہر خدا کے سزاوار ہونگے میں آپ کے ناظرین سے درخواست و منت کرتا ہوں کہ وہ اس امر پر غور و تامل فرمائیں تاکہ ایسا نہ ہو کہ ان میں بھی یہ نقص پیدا ہو جائے۔ فقط۔ زیادہ نیاز۔

راقم:- ولیم بیجن۔ ویسلین مشن۔ لکھنؤ۔

کلیسیاؤں میں پاسبان

مورخہ ۱۹ جنوری ۱۹۱۲ء کے پرچہ نور افشاں میں مندرجہ بالا سرخی کا ایک مضمون از پادری بوتامل صاحب سولہوری چک نمبر ۸۷ ہماری نظر سے گزرا۔ مضمون تو اپنی حیثیت میں خاصہ لمبا چوڑا تھا۔ پر کوئی نیا خیال یا صفت مضمون میں بالکل نظر نہ آئی۔ عنوان کو دیکھ کر معلوم ہوتا تھا کہ کوئی خاص صفت مضمون میں ہوگی۔ اور اسی خیال سے ہم نے متواتر کئی بار مضمون کو پڑھا پر وہی پرانے خیال اور الزام بے چارے دیسی کارندوں کے اوپر مثلاً کہیں تو پادری صاحب نے مناودں کو "بھاڑے کے ٹٹو کہا ہے"۔ اور کہیں "دیسی اسسٹنٹ مشنریوں کی نیت کا خاصہ ہی دوسری طرف دکھایا ہے" اور کہیں فرمایا ہے کہ "دیسی اسسٹنٹ مشنری یا مناد سیلف کی ایک ٹانگ ہی لنگڑی کر دیتے ہیں"۔ غرضیکہ طرح طرح کے خیالات ظاہر کئے ہیں۔ پر یہ سب ہوائی باتیں لکھی ہونگی۔ پر میں نہیں خیال کرتا کہ کہاں تک ناظرین نور افشاں ان کے اس مضمون سے متفق ہونگے۔

پہلے تو میرا خیال تھا کہ میں پادری صاحب کے مضمون ہی پر کچھ لکھوں۔ پر پھر میرا خیال ہوا کہ کسی کے دل کو دکھانا ٹھیک نہیں۔ اب میں ذیل میں ایک مضمون مسٹر ہنری صاحب مدراس والے کا جو ماہ اکتوبر ۱۹۱۱ء

کے ینگ مین آف انڈیا" میں چھپ چکا ہو ترجمہ کرکے درج کرتا ہوں۔ جو قریب قریب پادری صاحب کے مضمون اور گوہر افشانی کا جواب نکلیگا۔ اُمید کامل ہو کہ پادری صاحب اور ہمارے عزیز ناظرین غور سے مطالعہ فرمائینگے۔

سیلف گورنمنٹ ان دی مشن فیلڈ

دیسی مسیحیوں کے لئے مشنری کام میں سلف سپورٹ یا سلف گورنمنٹ ہونے کا ایک خاص اور ضروری معمہ ہے جس کو کہ مشنری صاحبان اور نیز مشنری سوسائٹیاں حل کرنے پر تلی ہوئی ہیں۔ اور ایڈنبرگ ورلڈ مشنری کانفرنس میں اس معاملے کے اوپر بڑی سرگرمی کیساتھ بحث ہوئی اور تمام دنیا کی کانفرنسوں میں اس پر متواتر بحث ہوتی رہی ہے۔ لیکن مجھے ایسا شک گزرتا ہے کہ بہت سے مباحثوں میں ہم اس معاملے کی تہ تک تو پہونچتے ہیں۔ لیکن دراصل غلطی کے ساتھ ہم نے اس کو شروع کیا ہو۔ جو کہ صحت طلب ہو۔ اور بعض اوقات میں نے اس غلطی پر یہ دہبہ لگایا ہے کہ دیسی مسیحیوں کی تصویری خیال یا خیالی نقشہ) غلام اور مویشیوں کی طرح ہے کہ دیسی مسیحی روحانی اور جسمانی طور پر ان مشنری سوسائٹی کے ساتھ متعلق رکھتے ہیں جنکی معرفت وہ یا اُن کے باپ دادے مسیحی دین میں لائے گئے۔ مشنری تصویری کو اس طرح بیان کرنا شاید ایک زیادتی سمجھی جاویگی لیکن حقیقتاً اصلی اور مہلک غلطی جو کہ زمانِ حال مشنری کام میں سیلف گورنمنٹ اور سلف سپورٹ کو روکتی اور ہمارے بڑے کام کو تباہ کرتی ہے۔ صرف یہی ایک خیال ہے کہ مشن اور چرچ اسکول جماعتیں۔ پادری کیٹیکسٹ اُستاد اور مناد سب کے سب پردیسی سوسائٹی سے تعلق رکھتے ہیں۔ ہماری چرچ آف انگلینڈ مشن میں یعنے ہم چرچ مشن کلیسیا۔ اسکولوں۔ جماعتوں۔ پادریوں اور دیگر کارندوں کی بابت ذکر کرتے ہیں۔ تصویری جو کہ اس قسم کی اصلاح سے واضح ہوتی ہے۔ تمام مشن یعنے عمارات۔ مشن کے لوگ اور کارندے گویا کہ سب کا سب بمعہ جائیداد وغیرہ سوسائٹی سے تعلق رکھتے ہیں اور یہی اصول یا تصویری تمام سلسلے طریقے اور کام کے انتظام کے ساتھ برتا جاتا ہے۔ ہر ایک مشنری سوسائٹی کا مدعا ہوا چاہئے۔ کہ دیسی کلیسیائیں اُن کی اپنی دیسی شکل اور طریقوں میں ڈھالی جاویں۔ لیکن برخلاف اس کے چرچ مشن اپنی جماعتوں کو انجیل شریف کے مطابق بنانے کی کوشش کررہی ہے۔ اور ایس۔ پی۔ جی مشن اپنی چرچ بنانے کی۔ ویسلین مشن میتھوڈسٹ بنانے کی اور بپٹسٹ مشن بپٹسٹ بنانے کی کوشش کررہی ہو۔ غرضیکہ کوئی پردیسی مشنری سوسائٹی ایسی نہیں ہے۔ جسکا کہ خاص مدعا یہ کی کلیسیاؤں کو دراصل ہندوستانی طرز و طریقوں پر بنانے کا ہو۔ اس پر اسی تصویری کا خاص نتیجہ دیسی مسیحیوں کے دلوں پر ظاہر ہے کہ اُن کی کلیسیائیں اور جماعتیں ان سے تعلق نہیں رکھتیں۔ یعنے اصلی معنوں میں وہ اُن کی اپنی نہیں ہیں۔ وہ ایک پردیسی سوسائٹی سے متعلق ہیں جو کہ تمام اُن کی کلیسیائی ہستی پر حکومت اور نیز انتظام کرتی ہے اور ان کے عقیدوں اور خیالوں کو بھی اپنے زیر رکھنا مانگتی ہے۔ جبکہ انہیں سلف سپورٹ بننے اور خود اپنے انتظامات کرنے کے لئے دعوت دی جاتی اور مجبور کیا جاتا ہے۔ تو اس وقت انہیں یہ نہیں کہا جاتا کہ اپنی کلیسیاؤں کو خود سنبھالو اور خود اُن کا انتظام کرو۔ بلکہ برعکس اس کے یہ کہا جاتا ہے۔ کہ اُس کلیسیا (او مجلس کے طریقے) کی مدد اور انتظام کرو جو کہ بالکل ایک پردیسی سوسائٹی سے تعلق رکھتی ہے۔ جبکہ ہم نے عہد رسولی کی طرف متوجہ ہوتے اور رسولوں کے مشنری کام کا مطالعہ کرتے ہیں (تو اس وقت کے اور آجکل کے کام میں) فرق زمین و آسمان کا ہے۔ پولوس رسول نے چند ایک ہفتے اکونیم۔ دربے اور لُسترا میں خدا کا کلام سُنایا۔ جس کے بعد اُس نے کلیسیائیں قائم کیں۔ جو کہ براہ راست ان ہی لوگوں سے تعلق رکھتی تھیں۔ اُن کی پریسبٹری اُن کی اپنی تھی وہ جگہیں جہاں پر کہ وہ اکٹھے ہوتے تھے اُن کی اپنی تھیں۔ عبادت کا طریقہ اُن کا اپنا دیسی طریقہ تھا۔ پولوس رسول کو اس بات کا کہ اکونیم۔ دربے اور لُسترا کی جماعتیں ایسے مشن اسٹیشن ہیں جو کہ انطاکیہ کی کلیسیا سے تعلق رکھتی ہیں بالکل خیال تک بھی نہ رہا ہوگا۔ اگر کبھی انہیں روپے کی ضرورت پڑی تھی کہ وہ اپنی اور اپنے کام کی حاجتوں کو رفع کریں تو بے شک و شبہ انطاکیہ کی کلیسیا نے چندہ جمع کرکے روپیہ انہیں بھیجا ہوگا۔ جبکہ انہیں روحانی تعلیم اور تقویت کی ضرورت پڑی تو پولوس رسول اور برنباس فوراً اُن کی ملاقات کو گئے اور جب انہیں اپنے ایمان میں گر پڑنے کا خطرہ معلوم ہوتا تو فوراً پولوس رسول نے انہیں خط لکھکر تسلی دی لیکن آخری بات جو کہ اُس نے کرنی چاہی یہ تھی کہ وہ لوگ اپنے ایمان پر حکومت کریں یا کسی طریقے میں اپنی آزادی کو محدود کریں۔ اب اس تعلق کا جو آجکل کے مشنریوں یا مشنری سوسائٹیوں کے اپنے مشن اسٹیشنوں کے ساتھ ہو مقابلہ کریں (تو آپ لوگ دیکھینگے کہ) فرق جیسا کہ میں نے بتایا ہے نہایت ہی عجیب اور خوفناک ہے۔

اب ذرا اپنی توجہ کو اُس فرق کی طرف پھیریئے جو کہ ان ہر دو کے نتائج میں ہے۔ پولوس رسول نے صرف چند ہفتے اکونیم۔ دربے اور لُسترا میں منادی کی اور خدا کا کلام سُنایا اور اُس کے بعد فوراً ہی اُس نے ان تمام جگہوں میں مسیحی جماعتیں قائم کیں۔ جو کہ بغیر کسی اجنبی مشنری کی مدد کے اپنے تمام دینی اور دنیاوی کاموں کا انتظام خود کرتی تھیں۔ اب دیکھئے کہ مدراس میں ایک مسیحی جماعت قریباً دو سو سال سے ہے۔ اور اب تک یہ اس قابل نہیں ہے کہ بغیر مدد کے اپنے کاموں کا انتظام خود کر سکے۔ اگر بالخصوص یہ بھی مان لیا جاوے کہ بہ نسبت ہندوستان۔ چین۔ یا افریقہ کے لوگوں کے رومی سلطنت کے شہر یا قصبے سلف گورنمنٹ کے لئے اچھی طرح اور بہتر طریقے میں تیار کئے گئے تھے اور

برطرح کی کوششیں زیادہ اچھے طریقوں میں ان کے لئے کی گئی تھیں تو بھی بھی چھے مہینے اور دو سو سال میں ایک بے انتہا فرق ہے۔ لوگوں کی تعلیم یا حالت کا فرق اس کمی کو ہرگز پورا نہیں کر سکتا۔ خواہ یہ سچ ہی کیوں نہ ہو پر مجھے اس میں بڑا شک ہے۔ در اصل ہندوستان کے لوگوں کو سلف سپورٹ اور سلف گورنمنٹ کے لئے تربیت ہی نہیں ہوئی ہے۔ اب سے دو ہزار برس پیشتر جبکہ ہندوستان میں انگریزوں کا کہیں نام و نشان بھی نہ تھا۔ ہندوستان کا ہر ایک ایک قصبہ اور دیہات اپنا اپنا دینی اور دنیاوی انتظام خود کرتا تھا اور ہندوستان کا ملک دنیا کے کسی اور ملک کی نسبت سلف سپورٹ اور سلف گورنمنٹ کے اصول کو اچھی طرح جانتا ہے۔ اور کر سکنے کا عادی ہے۔

لیکن اگر سچ پوچھئے تو بات یہ ہے کہ ہم انہیں یہ نہیں کہتے کہ اپنے دینی معاملوں کا انتظام خود کرو۔ بلکہ برعکس اس کے ہماری کوشش یہی ہوتی ہے کہ وہ لوگ ہمارے طریقوں پر اپنا انتظام کریں اور جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ ہمیشہ ناکامیاب رہتے ہیں۔ اس لئے نہیں کہ انہیں خود انتظام کرنے کا مادہ نہیں ہے۔ بلکہ اس لئے کہ وہ ہمارے طریقوں پر چلکر اپنا انتظام نہیں کر سکتے یہی خاص سبب ہے جو جنوبی ہندوستان میں ایک مشن اسٹیشن قریباً ساٹھ سال سے یورپین مشنریوں کے ماتحت یورپین طریقوں پر چلایا جا رہا ہے۔ پر اب تک اتنے عرصے میں بھی سلف گورنمنٹ کی برکت اس کو نہیں پہونچی لیکن برخلاف اس کے چند ایک میلوں کے فاصلے پر ایک گذشتہ مسیحیوں کی جماعت ہے جنہوں نے کہ قریباً بیس برس ہوئے اپنے آپ کو اس مشن اسٹیشن سے علیحدہ کیا اور ہر طرح سے قطع تعلق کر لیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ اب اپنے کاموں کا خود انتظام کرتے ہیں۔ اپنے پاسبان خود مقرر کرتے اور ان کے خرچ اخراجات اٹھاتے ہیں۔ اور بڑی خوشی سے دیگر کاموں کے لئے اپنی آمدنی کا دسواں حصہ دیتے ہیں۔ پر اگر وہ اب تک کسی پردیسی سوسائٹی کے ماتحت یا زیر رہتے تو سو سال تک بھی سلف سپورٹ یا سلف گورنمنٹ نہ بن سکتے۔

اب پہلی اور ضروری بات یہ ہونی چاہئے کہ تمام پردیسی مشن اس خیال کو بالکل چھوڑ دیں کہ مسیحی جماعتیں پردیسی سوسائٹیوں کی ملکیت ہیں۔ پردیسی سوسائٹیاں ہمارے مسیحیوں جماعتوں ایجنٹوں اور ہمارے دیسی پاسبانوں کی بابت بولنا (بات چیت کرنا) اور لکھنا چھوڑ دیں۔ اور دیسی جماعتوں کو شروع ہی سے یہ سکھانا چاہئے کہ ان کی زندگی اپنی ہے اور اپنے دینی معاملات کے انتظام کے لئے وہ خود ذمہ وار ہیں۔ اور کبھی انہیں مدد کی ضرورت پڑتی ہے تو آزادی سے انہیں مدد دینی چاہئے۔ بغیر یہ سوچے کہ وہ ہمارے ماتحت ہیں۔

اب ہماری جدید مشنوں کی حالت کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ اصول ٹھیک ٹھیک کس طرح برتا جا سکتا ہے یہ بے شک ایک بھاری معمہ ہے جس کے لئے بہت سوچنے اور مطالعہ کی ضرورت ہے۔ ہاں یہ آسان ہے کہ جب کسی دوسرے ملک میں نیا کام شروع کیا جاتا ہے تو اسی اصول پر کیا جاوے مگر ہندوستان کے مشنری کام کی وہاں بھی پیروی کیجاوے۔ یوگنڈا مشن کی مثال ہمیں یہ سوچنے کی دلیری دیتی ہے کہ یہ معمہ ایسا نہیں ہے جو کہ حل ہی نہ ہو سکے۔ اور تنیاولی کی انڈین مشنری سوسائٹی کا کام جو کہ ڈار ناکل۔ ریاست حیدر آباد میں کیا جا رہا ہے۔ ظاہر کرتا ہے کہ جنوبی ہند کے دیسی مسیحی اپنے لئے اپنے دینی انتظام خود کر سکتے ہیں اور کرینگے۔ اگر انہیں ایسا کرنے کی اجازت دیجاوے۔ بیشک اصلی سلف گورنمنٹ کے طریقے اور نیز کام چلانے میں اگرچہ بہت سی ناکامیابیاں ہونگی لیکن یہ ناکامیابیاں اس سے بہت بہتر ہیں کہ آزادی کا دل توڑا جائے یا دبائی جاوے اور چرچ کو صدیوں تک طفل شیر خوارگی اور تابعداری کی حالت میں رکھا جاوے۔

مترجم ایم۔ ایس۔ انار مدوال
سیالکوٹ۔

صبر و استقلال

داناؤں کا قول ہے۔ جلدی سے کوئی کام نہ کرنا چاہئے کہ اس میں ہزار ہا نقصان ہو جاتے ہیں۔ صبر اور استقلال کے بہت سے فایدے ہیں۔ اور دانا ان سے بہرہ ور ہو کر دین و دنیا میں سرخرو ہو سکتا ہے۔ باغبان پھل کھانے کے لئے بہت سے چھوٹے پودے باغ میں نصب کرتا ہے۔ اور احتیاط سے اُن کو پالتا اور اُن کی حفاظت کرتا ہے۔ اگر وہ چاہے کہ وہ چند ساعت یا منٹ میں اُن کا پھل کھا سکوں تو کیسے ممکن ہو سکتا ہے؟ اس واسطے وہ دھیرے سے صبر کے ساتھ اُن کی خبرگیری کرتا ہے۔ بجنسہ یہی حال غیر قوموں میں بائبل مقدس کی تعلیم پھیلانے کا ہے۔ جلدی اس میں ہرگز نہیں کرنی چاہئے۔ بلکہ صبر اور تحمل اور استقلال سے اس میں قدم رکھنا چاہئے۔ سلوک اور محبت سے سنگدل نرم ہو جاتے ہیں۔ اور بعد نرمی کے اپنے کام کو جاری کرنا چاہئے غصہ اور فساد کبھی فایدہ نہیں دے سکتے۔ ان سے گریز واجب ہے۔ عیر اقوام کو خوش خلاقی سے مانوس کر کے اپنے پاس لانا چاہئے۔ بلکہ کبھی نہ کبھی اُن کے پاس جانا چاہئے۔ ان کے دنیاوی دکھ درد میں شریک ہو کر اُن کو تکالیف سے بچانا چاہئے۔ تاکہ غیر لوگ تمہارے نیک مسیحی نمونہ سے محبت اور نرمی کی طرف راغب ہو کر تمہارے وعظ اور کلام کو سن سمجھ سکیں۔ بلکہ آہستہ آہستہ اور صبر سے اس کام میں مشغول رہنا چاہئے۔ کیونکہ صبر بڑی بھاری سپر ہے تیر و بختوں کو اُٹھانے بچانے سنبھالنے کے لئے خادمِ مسیح میں مستقل مزاج ہو کر مذہبی خدمت کرنی چاہئے۔ نہ کہ خواہ مخواہ لڑ جھگڑ کر بر سر فساد و عناد ہوں۔ اور دنیا کے لوگ ہمارے پاس آنا بُرا خیال کرنے لگیں۔ ملائمت اور حسن سلوک ایسے تیز اوزار ہیں کہ ان سے سنگدل اور ظالم بھی بغیر کسی دشواری کے قابو نہیں آ سکتے ہیں۔

ضروری درخواست:۔ ناظرین خریداران نور افشاں کی خدمت اقدس میں عرض ہے کہ ہم کو فایل مجلد دفتر میں رکھنے کیلئے سنہ ۱۹۱۰ء کے ماہ ستمبر مورخہ ۱۶ کے دو پرچے درکار ہیں اگر کسی صاحب کے پاس موجود ہوں تو از راہ عنایت بھیجکر ہم کو مشکور فرماویں۔ اگر ایک صاحب کے پاس نہ ہوں تو دو صاحبان تینوں جلد ہو سکے بھیجدیں۔ مینیجر نور افشاں



لیکن یہ ضروری ہے کہ ہر ایک طریقہ و رسم میں استقلال اور صبر کے پہلو ہرگز ترک نہ کریں کہ ان سے فوائد کثیر حاصل ہو سکتے ہیں۔ کولمبس اور امریکو وسپوچی نے جس بہادری اور سکوت اور جرات سے انڈیا اور امریکہ کو پایا۔ اسی طرح سے ہر ایک نیک دل کا آدمی مسیح کے جلال اور شوکت کو غیر اقوام میں پھیلا کر خوشی اور ابدی راحت کا مالک بن سکتا ہے۔ اس کام میں ہزار بار تکلیف پیش آوے مگر صبر اور استقلال سے چلنا سیکھو۔

(راقم میر کریم الدین۔ برق)

دیہات میں دوائی خانے

ہمارے ملک میں تعلیم کی کمی کی وجہ سے دیہات میں علاج معالجہ کا حال بہت ابتر ہے۔ بیمار مہینوں بستروں پر مجبور و معطل پڑے رہتے ہیں۔ مگر کوئی ان کا خبر گیر نہیں ہوتا۔ نیم حکیم لوگ تشخیص سے واقف نہ بیماروں کے رنج و راحت کے شریک۔ اپنے ٹکے بٹور کر چلتے پھرتے نظر آتے ہیں۔ ان کو حلوے مانڈوں سے کام ہے۔ مریض چاہے مریں یا جییں۔ سرکاری ہسپتال وہاں سے دور ہوتے ہیں۔ اس واسطے وہاں پر جانا بھی مشکل ہوتا ہے۔ عورات کی بیماریوں کی حالت اور ان شکستہ حالی اور بھی خراب صورت رکھتی ہے۔ نہ دایہ ملے نہ عورت دانا۔ بس جانوروں کے موافق ان کی زندگی کا حشر ہے۔ چیچک نکلنے پر دیوی ماتا کے نذر و نیاز دیں گے۔ مگر علاج و معالجہ سے گریز ہے۔ نہ گرمی سردی کی پرواہ نہ پاس کی تمیز۔ وہ گلے سڑے کپڑے جو صحت کی حالت میں تھے بیماری اور بیماری کے درمیان اور بیماری کے بعد تا بغیر دھونے دھلانے کے پہنے رکھتے ہیں۔ ایسی حالت میں اگر کچھ بھلے لوگ چندوں سے دیسی شفاخانے جاری کر کے ان کی دستگیری کریں تو خوب ہوگا۔ آمدنی بھی خاطر خواہ ہو جاوے گی۔ اور مخلوق خدا کا بھی بھلا ہوگا۔ علم حکمت اور علاج معالجہ کا جاننا بڑا اعلیٰ پیشہ ہے۔ جس کی طرف اہل ملک کو توجہ ضرور کرنی چاہئے (م)

پنجاب کے مسیحیوں کی تعداد

۱۹۱۱ء کی مردم شماری کے مطابق

ضلع وار

نام ضلع	شمار	نام ضلع	شمار
حصار	۳۷۳	سیانوالی	۱۶۸
رہتک	۳۳۴	منٹگمری	۵۸۱
گوڑگانوں	۷۸۲	لائلپور	۳۲۰۲۳
دہلی	۵۶۹۳	جھنگ	۲۰
کرنال	۹۲۰	ملتان	۲۲۴۱
انبالہ	۷۴۸۳	مظفرگڈھ	۶۰
شملہ	۳۶۶۶	ڈیرہ غازیخاں	۷۶
کانگڑہ	۳۸۶	ریاست پٹوڈی	۹
ہوشیارپور	۲۹۷۸	ریاست کلسیہ	۳۱
جالندہر	۲۴۰۴	ریاست ناہن	۳۷
لودیانہ	۸۸۸	شملہ ہل سٹیٹس	۲۲۴
فیروزپور	۳۳۴۲	ریاست منڈی	۴
لاہور	۲۱۷۸۱	سوکیت	۲
امرتسر	۴۷۶۳	، کپورتھلہ	۱۰۷
گورداسپور	۲۳۳۶۵	، مالیرکوٹلہ	۱۴
سیالکوٹ	۳۸۶۲۰	، فریدکوٹ	۶
گوجرانوالہ	۱۶۲۱۵	، چنبہ	۸۱
گجرات	۵۶۰	، پٹیالہ	۷۳۹
شاہپور	۸۶۱۶	، جیند	۱۸۶
جہلم	۴۵۰	، نابہ	۵
راولپنڈی	۸۳۲۲۰	، بہاولپور	۱۹۹
اٹک	۶۰۷	کل شمار	۱۹۹۷۵۱

۱۹۱۱ء کی مردم شماری میں پنجاب کے مسیحیوں کا شمار ۱۶ ہزار سے کچھ اوپر تھا ۱۰ سال کے عرصہ میں

۱۲۳۷۵۱ بیشی ہوئی ہے۔ کون مذہب یا قوم اس بڑھتی کا مقابلہ کر سکتی ہے؟ کل ہندوستان میں اس وقت مسیحیوں کا شمار ۳۸۷۶۰۰۰۔ جس قدر پنجاب میں سکھ ہیں۔ ہندوستان کے مسیحیوں کا شمار ان سے زیادہ ہے۔ سکھ ۲۸۸۳۷۲۹ ہیں۔

اب ہمارا حق ہے کہ گورنمنٹ ہم کو ہندوستان کی قوموں میں مسیحی قومیت کا حق دیوے۔ اس وقت ہم تمام ہندوستان کے مسیحی پنجاب کی مردم شماری کا چھٹا حصہ ہیں۔ ز چشم بد رخ خوباں ترا خدا حافظ۔

راقم۔ واعظ

میاں بیوی کا دینی مناظرہ

گزشتہ سے پیوستہ

بیوی:۔ لیکن خدا کا رحم اور محبت کبھی ان کو نصیب نہیں ہوتی جو کبھی توبہ حاصل نہیں کرتے۔ مجھے اب اچھی طرح سے یاد آتا ہے کہ تمہارے چرچ میں کتنے ہی لوگ نجات پا لینے کے اقراری ہیں۔ جبکہ انہوں نے مسیح کی خاطر کچھ بھی نہیں چھوڑا ہے یہ صرف بیرونی اصلاح ہے۔ گناہ کو ترک نہیں کیا جاتا ہے اور نہ ہی دوسری ایسی باتوں سے کنارہ کیا جاتا ہے۔ مسیحی ہونیکے اقرار کے بعد بھی ان کی زندگی ایسی ہوتی ہے۔ جیسے اقرار کرنے سے پیشتر۔

میاں:۔ لیکن ہم کو الزام نہیں لگانا چاہئے۔ ہم کسی کے دل کو تو نہیں جانتے۔ خدا کے طریق ہمارے طریقوں کے سے نہیں ہیں۔ میرا یقین ہے کہ ہم یہ بھی نہیں جانتے کہ کس کو سچی توبہ حاصل ہو گئی ہے؟

بیوی:۔ مجھے معلوم ہے کہ حق کے طالب کو بائبل کی تمام شرائط پوری کرنی پڑینگی۔ جب کوئی توبہ کرتا اور مسیح پر ایمان لاتا ہے۔ تب وہ نئی پیدائش یا نئی زندگی حاصل کرتا ہے۔ تمام گناہ مسیح کے خون سے

پاک ہو جاتے ہیں۔ خدا کی روح دل میں جلانیوالی اور زندہ کرنے والی قوت سے داخل ہوتی ہے۔ اور وہ شخص مسیح میں جلایا جاتا ہے وہ نیا مخلوق بن جاتا ہے۔ اس کے حق میں پرانی چیزیں گزر جاتی ہیں اور نئی پیدا ہو جاتی ہیں۔ نجات اس میں ایک تبدیلی پیدا کر دیتی ہے۔ یعنی صلح اور خوشی اپنے ساتھ لاتی ہے۔ اور اور وہ چین مجھ کو حاصل ہے۔ میں خوش ہوں اور اپنے بچانیوالے کی محبت میں قایم۔ میں آسمانی مٹھاس سے لطف اٹھا رہی ہوں۔ میں اب اس دنیا کی نہیں۔ میں پاکیزہ بادشاہت کی اونچی جگہ پر ہوں۔ اور میں زیادہ تر آسمانی چیزوں کے درمیان رہتی ہوں۔

میاں:۔ چالیس برس ہوئے۔ میرا بھی یہی حال تھا۔ لیکن یہ خوشی کی معموری اس گناہ اور مشقت کی دنیا میں ہمیشہ اپنے آپ میں قائم نہیں رکھ سکتے۔

بیوی:۔ بہتر ہو کہ اب میں مر جاؤں۔ کیونکہ میں اس خوشی سے جو اپنی روح میں محسوس کرتی ہوں جدا ہونا نہیں چاہتی۔ میں مرنا پسند کرونگی بہ نسبت اس کے کہ یہ چین اور راحت میرے دل سے لے لیا جائے اور مجھ سے اسباب کا ذکر نہ کریں کہ یہ پاکیزہ زندگی ہم اس دنیا میں قائم نہیں رکھ سکتے۔

میاں:۔ میں نے بہتوں کے ساتھ اس معاملے پر گفتگو کی ہے۔ اور کسی نے ایسا نہیں کہا کہ ہم اس پاکیزہ خوشی کو اپنے آپ میں اس دنیا میں قائم رکھ سکتے ہیں۔ باقی آیندہ

ضرورت

مشن سکول اٹہ کے لئے تین مسیحی استادوں کی ضرورت ہے۔ جن میں سے ایک بی۔ اے دوسرا ایف اے۔ تیسرا انٹرنس پاس ہو۔
درخواستیں معہ اسناد (جو کہ واپس نہیں کی جائینگی) پادری اے۔ بے میگا۔ اٹہ یو۔ پی آنی چاہئیں۔

شعر و سخن

مسیح میں ایک ہو جاؤ

از قلم حکیم میر کریم الدین۔ برق۔ رنگاہ ضلع جہلم

نبے میں اشرف سارے خلقت میں یکساں
ترتیب اونچ اور نیچ کے کیا ہیں ساماں۔
ترقی کا یہ راز سمجھا ہے جاپان
لیا چھین تب روس سے اُس نے میدان
بنا عالی ہمت ہوا تیز پویاں۔
نہ ہارا گروہ ورا اپنا پیماں۔
بلندی میں کیا نام پایا ہے اُس نے
جو ہے کر دیا ساری دنیا کو حیران
ملاؤ الو غیروں کو اپنے میں اس قدر
کلیسا نظر آویں ہم کو فراواں
تجے آریہ بھی یہی رسم چلنے۔
کیا فوج مکتی نے بھی اپنا ساماں۔
محبت سے تم راستی کو دکھا دو
سمجھ لو رذیلوں کو بھی اچھا انساں۔
کمر بستہ ہو اور کر و سعی دل سے۔
کہ انسان ہو جاویں سب شاد و خنداں
نہیں فرقہ بندی کی اب کچھ ضرورت
کہ تفریق میں ہو نجات میری جاں۔
کرو قوم بننے کی سب راہیں ہموار
اور علم و تجارت بھی ہو زیب داماں
اشاعت ہو انجیل کی رات دن یاں
مسیحا کے بندے بکثرت ہوں ہر آں
نہ تیغ و تبر کی ضرورت ہوا ے برق
مسیحی شرافت ہو گھر گھر کی مہماں

مضامین

ہم کیونکر سوئیں

امریکہ کے ڈاکٹر ہاہروک صاحب کا بیان ہے کہ ان سے اکثر دریافت کیا گیا ہے کہ ہم دائیں سوئیں یا بائیں جواب دینے سے پہلے اتنا بتلا دینا غیر ضروری نہیں کہ کوئی جسمانی کام یا حرکت اس قدر عادت کے ماتحت ہیں جتنا کہ سونے کے وقت جسم کی حالت۔ لوگ کئی مختلف طرح پر سونے کی عادت ڈال سکتے ہیں۔ اہل یورپ و امریکہ ملائم پروں کا سرہانہ لیکر سوتے ہیں۔ اہل چین اور جاپان لکڑی کا بنا ہوا سخت سرہانہ چاہتے ہیں۔ اہل جاپان بچھے اور پردوں کا بستر لیتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ حفظ صحت کا خیال رکھنے والا بالوں سے بنے بستر پہ بالوں کا سرہانہ لے کر سوتا ہے۔ سونے کے کمرے کی ایک کھڑکی کھلی رکھتا ہے اور جیسا اُس کو مناسب ہو۔ دائیں یا بائیں طرف سوتا ہے۔ عموماً رات کو سوتے وقت ایک طرف سے دوسری طرف کو بغیر جاگنے کے کروٹ بدلتا ہے۔ یہ کروٹ یا سا بدلنے کی تبدیلی مفید ہوتی ہے۔ کیونکہ اس طرح ایک ہی طرف بوجھ پڑا نہیں رہتا۔ اور خون کو موقعہ ملتا ہے کہ وہ جسم کے سب طرف اپنا ٹھیک ٹھیک دورہ کرے۔ پیٹھ کے بل سونا ٹھیک نہیں۔ منہ کے بل سونا بشرطیکہ زیادہ دیر تک نہ ہو۔ چنداں قابل اعتراض نہیں منہ کھلے سونا خراب ہے۔ سوتے وقت اسبات کی تمیز کرنے کی ضرورت نہیں۔ کہ سر شمال کی طرف ہے۔ یا جنوب ہے۔ یا مشرق کی جانب ہے۔ یا مغرب کی۔ اس بیان کی لوگ چاہے تردید کریں لیکن ڈاکٹر صاحب بتلاتے ہیں کہ انہوں نے اس حصہ مضمون کا تجربا

استحان کیا ہے۔ اور ان کا یقین ہو کہ وہ جو کچھ کہتے ہیں۔ راست ہے۔ ایسی جگہ سونا جہاں صبح جاگنے سے پہلے آنکھوں کو روشنی پہونچنے کا احتمال ہو۔ ٹھیک نہیں کھانے سے پیٹ بھر کر سونا یا بھوکے سونا بھی خراب ہو۔

جب کوئی شخص بستر استراحت پر جاوے تو اُس کو لازم ہے کہ دن بھر کے تفکرات دل سے دور کر دے۔ سب دشمنوں کے قصور بخشدے۔ دماغ کو آرام کرے اور اپنے آپ کو اُس لا انتہا طاقت یعنی پرماتما کے حوالے چھوڑ دے۔ اگر تندرست ہوگا اور عادت راست رکھتا ہوگا تو نہ ہی توڑ راؤ نے خواب آئیں گے۔ اور نہ بیداری ستائیگی اور نیند خوب آویگی۔ جس سے تر و تازگی اور پچھلے کاروبار کی تکان دور کرنے کی طاقت ملیگی۔

سوداگر میرٹھ۔

خضاب لاجواب

دل پسند خاص و عام

یہ تیل ہے تھوڑا سا شیشی میں سے نکالکر سفید بالوں پر لگا دو۔ لگاتے ہی سفید بال کالے بھورے ہو جاتے ہیں۔ بال ایسے کالے اور چمکدار معلوم ہوتے ہیں۔ جیسا اٹھارہ برس کا جوان۔ ہر ہفتہ میں ایک بار اگر اس نایاب تیل کو سر کے بالوں پر یا ڈاڑھی یا مونچھ پر لگایا جاوے۔ وہ آدمی ہمیشہ خلائق کی نظروں میں جوان معلوم ہوگا۔ نہایت پختہ رنگ عجیب تیل ہے۔ ایک آدمی کے لئے ایک بکس چھ ماہ تک چلتا ہے۔

قیمت فی بکس ایک روپیہ (عہ) آرڈر بذریعہ وی پی آنے چاہئیں۔

ملنے کا پتہ:۔ حضرت مولانا عاشق یزدانی حاجی پیر سید نور شاہ صاحب ہمدانی۔ مالک کارخانہ خضاب لاجواب۔ پوسٹ مانڈوی نمبر ۳ بمبئی۔

انتخاب الاخبار

ضلعوں میں کونسل

افواہ ہے کہ لارڈ مارلے و منٹو صاحبان کی اصلاحی سکیم کے بموجب ضلعوں میں مشورہ دینے والی کونسلیں قایم کرنے کے سوال کا امپیریل کونسل کے آئیندہ سشن میں مناسب فیصلہ کیا جاویگا۔

دیانند کالج لاہور کو دان

لالہ دینا ناتھ مہرہ ورکو آفس لاہور جو ۱۹۰۵ء میں فوت ہو گئے تھے۔ اُنہوں نے اپنی کل جائیداد مختلف انسٹیٹیوشنوں میں دان دیدی تھی جس میں سے اُنہوں نے اپنے دو مکان کالج مذکور کو بھی دان دئیے۔ ان دونوں مکانوں کو فروخت کرنے پر کالج کو ۴۸۰۰ روپیہ نقد وصول ہوئے۔ اس روپیہ کے سود سے جو سالانہ تقریباً ۲۲۵ روپیہ کے ہوگا۔ طالب علموں کو وظیفے اور میڈل ہر سال دیے جایا کرینگے۔ مبارک ہیں ایسے لوگ جو ودیا دان کو اُتم دان خیال کرتے ہیں۔ (شانتی)

گائے کی قربانی بند

اجودھیا میں ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر کے حکم سے گائے کی قربانی بند کی گئی۔ پریذیڈنٹ میونسپل بورڈ نے حکم دیا کہ آئیندہ اجودھیا میں گائے کا گوشت فروخت بھی نہ کیا جائے۔ یہ راجہ صاحب اجودھیا کی کوشش ہو۔ مگر مسلمان اس بات سے تڑپ اُٹھے ہیں اور اپیلیں کر رہے ہیں افغان نے اس نوٹ کو زیر عنوان انگریزی علاقہ میں ہندو سوراجیہ کا عملی نقشہ میں ظاہر کیا ہے۔ (د)

فرماں روایاں یورپ کے قد و قامت

زندہ سلاطین یورپ کے قد و قامت ایک عجیب نمونہ پیش کرتے ہیں سب سے عجیب بات یہ ہے کہ وہ بیگمات سے کچھ اور چھوٹے ہیں۔ ہمارے شہنشاہ ملکہ میری سے قد میں کئی انچ چھوٹے ہیں۔ شہنشاہ بیگم جرمنی اپنے شوہر ذی شان سے لمبی ہیں جب وہ فوٹو اتروانے ہیں تو قیصر اپنی بیگم کو بٹھا دیتے ہیں اور خود کھڑے رہتے ہیں۔ زار کو بیس روم اپنی بیگم کے پہلو میں بہت کوتاہ اندام معلوم ہوتے ہیں۔ شاہ سپین اپنی ملکہ کے شانہ کے برابر ہیں اور شاہ اٹلی اپنی ملکہ کے کندھے سے بھی نیچے پہونچتے ہیں۔ ملکہ ڈنمارک بھی اپنے شوہر سے قد و قامت میں خاص لمبی ہیں۔ البتہ شاہ ناروے اور شاہ ولیم اپنی بیویوں سے قد میں لمبے ہیں ورنہ باقی کوتاہ قامت ہیں۔ شاہ ولیم ۶ فٹ ۴ انچ ہیں۔ جس کی وجہ سے وہ یورپ کے تمام بادشاہوں سے لمبے ہیں (د)

دربار دہلی کا خرچ

ناظرین کو یہ بات کے معلوم کرنے کی بڑی خواہش ہوگی۔ کہ دربار دہلی پر کیا خرچ ہوا۔ سو وائسرائے کی کونسل میں یکم مارچ کا بجٹ پیش کرتے ہوئے دربار دہلی اور شاہی سیاحت کے اخراجات کا تخمینہ یہ بتایا گیا ہے۔

انتظامی اخراجات	۵۲۱۰۰ - پونڈ
سڑکوں بجلی کی روشنی پانی صفائی وغیرہ	۱۹۰۱۰۰ - "
شاہی رسوم	۵۸۳۰۰ - "
کھیلیں آتشبازی باجہ وغیرہ	۲۰۰۰۰ - "
شاہی کیمپ	۵۶۰۰۰ - "
گورنمنٹ ہند کی ٹمٹہ آنجینیر پولیٹکل اور دیگر شاہی کیمپ۔	۱۱۵۶۰۰ - "
مہمانان اخبار نویساں اور پولیس	۶۰۳۰۰ - "
متفرق	۱۲۲۰۰ - "

دیگر چھوٹے اخراجات	۱۴۳۸۰۰	پونڈ
دربار دہلی کا کل خرچ	۴۲۰۸۰۰	"
شاہی سیاحت	۴۸۰	
میڈل اور دیگر اتفاقیہ اخراجات	۱۳۳۰۰	"
میزان	۴۸۲۴۰۰	پونڈ

اس میں اگر چند اور اخراجات کو جن کا فی الحال شمار نہیں ہوا جمع کر دیا جاوے تو کل خرچ شاہی سیاحت کا ۵۶۰۰۰۰ پونڈ یعنی ۸۴ لاکھ روپیہ ہوا۔ اس کے علاوہ سول اور فوجی ملازموں کو جو آدھے ماہ کی تنخواہ انعام میں دی گئی ہے۔ اور نیز ریاستوں کے نذرانوں کو شامل کر کے کل ۲ لاکھ پونڈ یعنی ۳۰ لاکھ روپیہ اندازہ لگایا جاتا ہے۔ یعنی ۳۰ + ۸۴ ایک کروڑ ۱۴ لاکھ روپیہ کل اخراجات شہنشاہ کی سیاحت ہند پر ہوئے۔ حالانکہ اس میں مختلف صوبوں کے اخراجات کو شامل نہیں کیا گیا۔ (ن)

ایک سب انسپکٹر پولیس صرف چار ہی ماہ قید ہوا

ہمیں سخت افسوس ہے کہ ہر ہفتہ ہی پولیس کے خلاف خبریں سننے میں آتی ہیں۔ پولیس کے ملازموں کو سزائیں دی جا رہی ہیں۔ اب خبر آئی ہے کہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کا ایک سب انسپکٹر پولیس جو چند ماہ سے بجرم تشدد معطل تھا۔ اور اُس کے خلاف لالہ دینا ناتھ صاحب اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں مقدمہ چل رہا تھا آخر ۲ فروری ۱۹۱۲ء کو عدالت مذکور نے سب انسپکٹر پولیس کو صرف چار ماہ قید اور دو سو روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی۔ نیز سب انسپکٹر پولیس کا ہمراہی کنسٹبل پولیس بھی چار ماہ کے واسطے جیلخانہ میں بھیجا گیا۔ یہ واقعات کوئی نئے نہیں ہیں۔ اکثر معلوم ہوتا رہتا ہے کہ پولیس کے ملازم لوگوں کو دق ہی نہیں کرتے بلکہ تشدد بھی کر گذرتے ہیں۔ اسی طرح حسن ابدال ضلع اٹک کا ایک تھانے دار بھی ۲ ماہ کے واسطے جیلخانہ میں بھیجا گیا تھا۔ تھانہ میں تھانے دار اپنے آپ کو ایسا خیال کرتے ہیں کہ گویا ان سے بڑھکر اور کوئی اعلےٰ افسر ہے ہی نہیں۔ گو اب گورنمنٹ عالیہ کو معلوم ہو چکا ہے کہ بعض بعض پولیس کے ملازم سختی سے کام لیتے ہیں اور اسی واسطے رعایا اُن سے کوسوں دور بھاگتی ہو۔ عدالتوں کو چاہئے کہ جب ملازم پولیس کے برخلاف کوئی جرم ثابت پائیں تو چار چار ماہ کی سزا تک ہی اکتفا نہ کیا کریں۔ بلکہ اُن کو سخت سزائیں دیجانی واجب ہیں۔ تاکہ باہر کے تھانہ کے تھانہ داروں کے ہوش وحواس درست رہیں۔ شکر ہے کہ لوگوں کو بھی پتہ لگ گیا ہے۔ اور وہ فوراً پولیس کے برخلاف عدالت کا دروازہ جا کے کھٹکھٹانا شروع کرتے ہیں۔

(ن)

محبت نہیں رہی

پریم اور محبت کی کمی اس دنیا میں سارے دکھوں کا اصلی سبب ہو اور اس کوتاہی کے سبب انسان کی اخلاقی اور روحانی ترقی رکی ہوئی ہے۔ صرف کمی محبت کی وجہ سے کروڑوں انسانوں پر زندگی تنگ ہو رہی ہے۔ اس کی وجہ سے قومی اور مذہبی مخالفتیں ظہور میں آتی ہیں۔ اسی کی بدولت کمزور ہمیشہ تکلیف اُٹھاتا ہے۔ اسی باعث ہولناک لڑائیاں ہوتی ہیں اور مقدمہ بازوں سے عدالتیں بھری رہتی ہیں اور طلاق کے مقدمات فیصل کرتے کرتے جج تھک جاتے ہیں۔

جس طرح درختوں کے پودے پانی کے نہ ملنے سے سوکھ جاتے ہیں اور جگہیں خشک ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح انسانی دل محبت کے نہ ہونے سے پتھر کی طرح سخت اور بے حس ہو جاتے ہیں۔ نہ صرف آسمانی جیوآتما کی بلکہ ہر ایک جیو کی بہتر غذا پریم ہے۔ ہر ایک آتما کو اُس کی پیاس ہو۔ عقل کیسی ہی تیز ہو ہوشیاری اور چالاکی سے کیسی ہی کامیابی حاصل کی جائے۔ دولت کے ڈھیر جمع کر لئے جائیں۔ خوبصورتی سے دیکھنے والوں کو دنگ کر دیا جاوے لیکن انسان کی آتما میں محبت کے بغیر ہرگز شانتی پیدا نہیں ہو سکتی۔ اگر کسی امیر پتی کو پریم کی دولت سے حصہ نہیں ملا تو وہ اس مفلس مزدور کے مقابلہ میں بالکل ادنیٰ ہے۔ جس کے گھر میں سب باہم محبت اور سلوک پیار سے رہتے ہیں۔ محبت نہ صرف موسم بہار میں بارش کی مانند ہو بلکہ سردی کے موسم میں دھوپ سے مشابہ ہے۔ وہ نہ صرف آتماؤں کو تر و تازہ کرتی ہے۔ بلکہ ان کو گرماتی بھی ہے۔ محبت شکستہ دلوں کو مسرت کرنے والی۔ ان کو نئی زندگی بخشنے والی اور آتماؤں کو اوپر اُٹھانے والی برکت ہے۔ انسانی دل میں جو سب سے بہتر چیزیں ہیں وہ اُن کو باہر لاتی ہے۔ وہ ہمت کو اکساتی ہے جوش پیدا کرتی۔ اُمید کو زندہ کرتی اور مایوسی کو فنا کرتی ہے جہاں تمام تدبیریں ناکام رہتی ہیں۔ وہ کارنمایاں کر دکھلاتی ہے۔ اُس کی قوت جاذبہ اور طاقت کشش نہایت حیرت انگیز ہے۔ جب تک انسان کی محبت میں تمام مخلوق کے لئے یکساں حصہ نہ ہوگا۔ وہ خدا کا پیارا کہلائے جانیکا مستحق نہ بن سکیگا۔ یہی تمام اعلیٰ فلاسفی کا خلاصہ ہے۔ اور اس بھید کو نہ جاننے کی وجہ سے موجودہ دنیا دکھ کی کان بن رہی ہے۔ تمام کائنات میں ساری روش پریم کی ہے مگر اس کے معنی کو بہت کم لوگوں نے سمجھا ہے۔ جہاں لکھا ہے کہ خدا محبت ہو۔

(ر)

ضرورت

۲/۲

ایک مشن سکول کے لئے ایک ہندوستانی مسیحی ہیڈ مسٹریس کی جو انگریزی میں ہوشیار ہو۔ ایک ایف اے درکار ہیں تنخواہ حسب استعداد اور تجربہ کے ہوگی۔

درخواستیں معہ اسناد ذیل کے پتہ پر آنی چاہئیں۔

پادری آر۔ میکنوٹن ہیڈ مشن

آگرہ۔ یو۔ پی۔

انجیل برنباس

من تصنیف عبد الاحد از کاٹرہ۔

کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصے تک غائب ہو گئی۔ پادری نیگسن صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی۔ اِس کتاب کے حالات اِس چھوٹے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں۔ قیمت ۲ر +

مسیح کی تعلیم

من تصنیف ڈاکٹر جے۔ ڈبلیو۔ رابرٹسن صاحب جسکو ڈاکٹر ڈبلیو۔ ہنٹلی صاحب نے ترجمہ کیا۔ فارسی اردو اور رومن میں بھی چھاپی گئی۔ قیمت ۴ر۔ اُردو ۸ر اور ۱۲ار +

یہہ کتاب نہایت ضروری ہی۔ ہر ایک مسیحی کو چاہئے کہ اِس کا مطالعہ کرے۔ مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہو +

دائی گری

من تصنیف ڈاکٹر ایڈتھ براؤن صاحبہ ساکن لودیانہ

رومن اُردو ۲ر۔ فارسی اُردو عہ +
یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بُک کے طور پر استعمال کی جاتی ہی۔ ہر ایک گھر میں اس کی ضرورت محسوس ہوتی ہی اسلئے ہر ایک خاندان میں اس کی ایک جلد ہونی چاہیے +

ہدایت تیمار داراں

یہہ کتاب اِس نیت سے تصنیف کی گئی کہ ہسپتال کے ملازموں کے لئے مدد دی جاوے۔ لہذا وہ ہر ایک ہسپتال اور میڈیکل سکول کے لئے سندی کتاب ہی۔ ہر ایک گھرانے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں رومن اُردو قیمت عہ +

خاندانی فرائض

۱۲۰ صفحے۔ قیمت اردو ۴ر، ۸ر و ۱۲ار رومن ۸ر
اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اِس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں تو زندگی کی خوشی اور مبارکبادی بہت ترقی پذیر ہو جاویگی + آخری بات کی ہدایت اس مضمون پر کہ ہر ایک آدمی اپنے گھر یعنی رہائش کا گھر رکھے اور کسطرح پاوے؟ کتاب کی قیمت صد ہا گنا قیمتی ہی +

کتابوں کی فہرست مُفت بھیجی جاتی ہی

یہہ کتابیں کرسچن بُک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای-ایم ویری صاحب آنریری سکرٹری سی-ایل-ایس بذریعہ وی-پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

پریسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے۔ اور بچے بھی جبکہ سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں ۱۱ برس میں اس فنڈنے ۸۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۴۳ ہزار روپیہ نقد موجود ہے ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہو سکتا ہے۔ اور نئے پراسپیکٹس (اردو انگریزی) مینیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +